

(مجموعہ حق بنی جعفریہ کتب مکتبہ مدنیہ لاہور ۲۲۲۶ لاہور محفوظ ۲۰۲۲ء)

آکوش

مُصَفَّہ

شاعر مشہور و معروف فروسی ہندو دارالعلوم

حسان الہند عالی جناب

چودھری دتورام صاحب کوٹری

جس کی شاعری کی کئی اختیارات پبلشر ملک علم الدین صاحب مودوی
سے زر خرید کر کے

حکیم یحیٰی علی شاہ جیلانی مؤجد مرشد شاہی مولف شاہی مکتبہ لاہور ۲۱۸۶

مالک شاہی کتب خانہ ۱۱۸۸ و جعفریہ کتب خانہ لاہور ۲۲۲۶

فیض باغ لاہور نے شائع کیا

دی بی بی جلد کم نہ ہوگا

قیمت فی جلد ۵ روپے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

یہ پہلا جام

مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا
 کہ مصروف شیریں سینہ میں رکھا
 میں لکھتا رہا نعت اور نالہ شب بھر
 قمر کو مری پاس میں رکھا
 نہیں اختیار اب سے رات کوئی
 یہی شمس نے جو انہیں رکھا
 درِ مصطفیٰ کی مے گر گدائی
 تو پھر کیا ہے صاحبِ قرانی میں رکھا
 محمد کو بے سایہ حق نے بنایا
 یہ پہلا نشان نقش ثانی میں رکھا

جو ذرہ اڑا شہ کی گردِ قدم کا
زمانے نے تاجِ کیانی میں رکھا

ذکر آفتاب فلک، تنہا غترہ
کہ تجھ کو بھی ہے دایرِ فانی میں رکھا
ہر تو جلتا ہے پر حیف تیرا
نہیں حیرتِ سوزِ نہانی میں رکھا
دیرِ حضرتِ مصطفیٰ مجھ کو بخشا
تجھے منزلِ آسمانی میں رکھا
تو ہے در بدر گردشِ آسماں سے
مجھے حلقہ مہربانی میں رکھا

نہ کر شورائے بے سِل گُلِ فناء
 ہے کیا تیری اس لہ ترانی میں رکھا
 میں ہوں نعت گو میرا رتبہ بڑ ہے
 نہیں کچھ تری ہم نہ بانی میں رکھا
 خدا نے کئے جبکہ تقسیم رتبے
 تو یوں سب کو پھر قدر دانی میں رکھا
 کہ آدم کو فخرِ ملائک بنا کر
 انہیں جنتِ جاودانی میں رکھا
 بڑی عسرتِ نوح بنی کو عطا کی
 سلامت جو طوفان سے پانی میں رکھا
 دیا خضر کو چشمہ آبِ حیواں
 پر ہمیں کو باغبانی میں رکھا

دیا حُسنِ بے مثل یوسفؑ کو اُس نے
 سلیمانؑ کو حکمرانی میں رکھا
 دمِ زندگی بخش عیسیٰؑ کو بخشا
 تو موسیٰؑ کو نوشِ لہٰنِ ترانی میں رکھا
 محمدؐ کو بھیجا جو آخرِ خدا نے
 انہیں رتبہٴ لامکانی میں رکھا
 مرے مُنہ سے منظور تھی نعتِ حضرت
 مجھے فردِ رطبِ اللسانی میں رکھا

ذرا نقشہٴ نعت کا کر نظارہ
 ہے کیا نقشِ بہزاد و مانی میں رکھا

بہارِ ریاضِ شنائے تجی نے
دہن کو سرے گلِ فشانی میں رکھا

تجی کے ہوئے نعت گو دو برابر
کہ دونوں کو ایک مدحِ خوانی میں لکھا
ہے حسان پہلا تو میں دوسرا مجوں
نہیں فرقِ اول میں ثانی میں رکھا
خدا نے اُسے سوئی محفلِ عرب کی
مجھے بزمِ مہندوستانی میں رکھا
اُسے نسیرِ دکھلائی وشتِ بیاں کی
مجھے غرقِ بحرِ معانی میں رکھا

عرب میں وہ صحرائے قدرت پہنچا
 اُسے ریگ ہی کی روانی میں رکھا
 میں کوثر سے پنجاب میں آیا یارو
 مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا
 لکھیں کوثری عمر بھر ہم نے نعتیں
 نہ کچھ اور غم زندگانی میں رکھا

دوسرا جام

نئی نعت لکھوں نیا سال ہے
 کہ نور و نسیم جی بھی خوشحال ہے

خدا ہے محمد ہے اور آل ہے
 سوا ان کے جو کچھ ہے جنال ہے
 سمندِ قسَم کی دم وصف شاہ
 نئی ہے روش اور نئی چال ہے
 ہے نعتِ نبی ذکر پروردگار
 کہ یہ تو عملِ حسن اعمال ہے
 نمازوں میں شہ کا تصور ہے
 کہ یہ حال ہے اور وہ قال ہے
 رسائی ہے جس کی در شاہ پر
 وہی صاحبِ جاہ و اقبال ہے
 پیہر کی انگلی کا ہے وہ نشان
 رُخِ مہ پر سجھا ہے خال ہے

ڈروں تیغِ آفت کے کیوں مارے
 کہ نامِ محمد مبریٰ ذوال ہے
 غمِ دین و دنیا مجھے کچھ نہیں
 ثنا خوانِ شہِ فارغِ اہمال ہے
 نہیں کچھ مرے دل میں جز شوقِ نعت
 کہ ہر حسرت و حسرتِ پامال ہے
 میں غسرت میں لکھتا ہوں نعتِ نبیؐ
 خدائے جہاں کا یہ افضال ہے
 ورقِ چند ہیں نعت کے میرے پاس
 یہی اپنی پونجی یہی مال ہے
 ہے پائے محمدؐ سرِ دُورِ رام
 یہ نسبت مرے اوج پر دال ہے

مدینے کے آنے لگے خواب روز
میاں کوثر ہی نیک یہ فال ہے

تیسرا جام

ہم مرد میں اور عشق ہے مردانہ ہمارا
محبوب الہی سے ہے یارانہ ہمارا
کیا پوچھتے ہو کوثر و فردوس کا قصہ
یہ باغ ہمارا ہے - وہ میخانہ ہمارا
عشر میں بچالیں گے نئی مجھ کو یہ کہہ کر
چھڑو نہ اسے یہ تو ہے دیوانہ ہمارا

کیا اسے فلکِ پیر ترا خوف کریں ہم
 باہر تری گردش سے ہے کاشانہ ہمارا
 کیوں ساتی گردوں تو مری کرتا ہے دھوٹ
 تجھ سے نہ بھرا جائے گا پیماں ہمارا
 آقا ہے نبی اور علیؑ اپنا ہے مولا
 بتاتا ہوا سناں سے ہے افسانہ ہمارا
 کُنَدن ہے وہی کوثری جو خاک میں دیکے
 اس واسطے ہے بھیں نقیبِ رانہ ہمارا

چوتھا جام

عشق محمد مصطفیٰ

تھا مجھے عشق محمد جب کہ یہ عالم نہ تھا
 بس خلا ہی تھا خلا تھا نہ تھی آدم نہ تھا
 چاند سورج آسماں تارے نہیں دریا نہ
 گل نہ تھا گلشن نہ تھا اور قطرہ شبنم نہ تھا
 انقلاب دہر کا قانون تھا حرف فنا
 تھی خوشی معدوم با نکل اور پیدا غم نہ تھا
 دفتر پیدائش و اموات قطعی بند تھا
 محل شادی نہ تھی اور خانہ ماتم نہ تھا

برہم و درہم مرقع تھا جہاں کی سیج کا
 بادشہ کوئی نہ تھا اور سکہ درہم نہ تھا
 آب و آتش صنعتِ تخلیل میں محلول تھو
 خاک میں یہ خاکساری اور نہوائیں دم نہ تھا
 عاشق و معشوق کا رازِ محبت تھا نہاں
 مولس و بھدم نہ تھا اور آشنا محرم نہ تھا
 کوثری اسوقت بھی تھا مجھ کو عشقِ مصطفیٰ
 اہلِ جہاں جیسے عشقِ ایسا ہی تھا کچھ نہ تھا

پانچواں جام

کوثری تنہا نہیں ہے مصطفیٰ کے ساتھ ہے
 جو نبی کے ساتھ ہے وہ کبریا کے ساتھ ہے
 کس لئے پھر دیئے آذاریں اشرارِ قوم
 اُس کا کیا کریں گے جو خیرِ انور کے ساتھ ہے
 کچھ نہیں حسرتِ یدِ بیضا کی مجھ کو اے کلیم
 ہاتھ اپنا دامنِ ازل غبٹا کے ساتھ ہے
 انکشافِ مٹھنا پیشِ احد میں کیا کروں
 میحِ احمد ہے کہ جو میری دُعا کے ساتھ ہے

سُنے دُعا میں میحِ دُعا سے مدد مان جاتا ہے۔ میرزا محمد علی بی بی۔ کہ
 میحِ احمد میری دُعا کے ساتھ ہے۔ (کوثری)

رحمۃً للعالمین کے حشر میں معنی کھلے
 خلق ساری شافعِ روزِ جزا کے ساتھ ہے
 ے کے دُورِ اُم کو حضرت گنجِ بقیت میں جب
 نکل ہوا ہندو بھی محبوبِ خدا کے ساتھ ہے

چھٹا جام

ہے ظلمت میں آبِ بقایا محمد
 مدینے میں مجھ کو بلا یا محمد
 ذرا اپنا کوچہ دکھایا محمد
 نہ فرقت میں مجھ کو رُلا یا محمد
 نہ عاشق کو اپنے ستایا محمد

مجھے لوگ کہتے ہیں دیوانہ تیرا
 کہوں اور کیا ماجرا یا محمّد
 نہ کھدلوں گا برقِ تجلی سے آنکھیں
 تصور ہے تیرا سدا یا محمّد
 خدا تیرا عاشق۔ تو عاشقِ خدا کا
 میں تم دونوں پر ہوں فدا یا محمّد
 خدا کی خدائی میں تجھ سا نہیں ہے
 تو یکتا ہے بعد از خدا یا محمّد
 نہیں بادشاہوں کی کچھ مجھ کو پروا
 ترے در کا ہوں میں گدا یا محمّد
 نہ زندوں سے صحبت نہ زہا سے غیبت
 میرا حال کیا یہ ہو یا محمّد

تمہاری بدولت خدا مجھ کو بخشے
 ہو مقبول میری دُعا یا محمد
 ترا کوٹری رہتا ہے ہندوؤں میں
 ہے ظلمت میں آبِ بقا یا محمد

ساتواں جام

دل و جاں کا آرام نامِ علی ہے
 رواج سے ہو کام۔ نامِ علی ہے
 دل و جاں کا آرام۔ نامِ علی ہے
 وظیفہ، زاہد کا یہ اسمِ اعظم
 مجاہد کی مصم۔ نامِ علی ہے

اسی نام سے بڑھتا ہے جو شایماں
 ترقی اسلام - نام علی ہے
 میں سرشار جس سے بزرگانِ ملت
 مے حق کا وہ جام - نام علی ہے
 محبت کو نجات اس سے ہوتی ہو حاصل
 عدو کے لئے دام - نام علی ہے
 بلا ٹل گئی لیتے ہی نام حیدر
 کہ راحت کا پیغام - نام علی ہے
 کہوں کوثری کیا میں اس کے فضائل
 خود اللہ کا نام - نام علی ہے

اٹھواں جام

پوچھا جب حق نے کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے
 کہہ دیا ہم نے شنائے مصطفیٰ کرتے رہے
 بند رہتے دین کے کیوں کام بعد از مصطفیٰ
 مشکلیں امت کی حل مشکل کشا کرتے رہے
 کچھ نہ ہاتھ آیا انہیں محنت گئی برباد سب
 جو علیؑ کو چھوڑ کر یادِ خدا کرتے رہے
 کیا دکھائیں گے وہ مُنہ اپنے بٹی کو شرمیں
 جو کہ آزدہ دل خیر النساء کرتے رہے
 اشتیاق میں اور اہل بیت میں یہ فرق ہے
 وہ جفا کرتے رہے اور یہ دعا کرتے رہے

حضرت شہیدِ دین مصطفیٰ کے نام پر
 صبح سے تا عصر بچوں کو خدا کرتے رہے
 معرفت کہتے ہیں اس کو بھوک و غم میں حسین
 زیرِ نجر بھی مسازِ حق ادا کرتے رہے
 تنگ دستی میں فراخی میں غرض ہر حال میں
 اختیارِ اہلِ صفِ اصبر و رضا کرتے رہے
 کوڑی پھر قبر میں کیا ہوتی ایذا جبکہ ہم
 عمر بھر ذکرِ شہید کر بلا کرتے رہے

نواں جام

کر لے ہندو بیاں اس طرز سے تو وصف احمد کا
 مسلمان مان جائیں لو ہا سب تیغ مہند کا
 جدا کب لام دو تو رام بے میم محمد سے
 تعلق سو طرح کا ہے مشد سے مشد کا
 محمد اور دو تو رام میں نقطہ نہیں کوئی
 کہ ہے مداح اور مدح میں یہ ربط کس حد کا
 کبھی گنگا میں آڈو با کبھی کوثر پہ جاب نکلا
 پتہ کچھ بھی نہیں مخصوص درویش مجرّد کا
 یہی ہر چار عنصر کا اشارہ ہے کہ لے رتہ
 مینے کا بخت کا کرتبا کا اور مشہد کا

لکھوں کیا کوثری میں کونسا قصہ ہے اب باقی
محمد جب خدا کا ہے خدا جب ہے محمد کا

دسواں جام

یا علی المرتضیٰ اے راز دانِ مصطفیٰ
مصطفیٰ کے بعد تیرا ہے مکانِ مصطفیٰ
میں کا مولیٰ مصطفیٰ ہے اُس کا مولیٰ تو بھی تو
دوست رکھتے ہیں تجھے سردستانِ مصطفیٰ
شوہرِ زمہر ہے تو مثلِ علی مثلِ علی
تجھ سے قائم ہے جہاں میں خاندانِ مصطفیٰ

ہے حسنِ نورشید تیرا ہے قمر تیرا حسین
 یہ ہے رُوحِ مُصطفیٰ اور وہ بیجانِ مُصطفیٰ
 لکھک لکھی تجھے اکثر محمد نے کہا
 نفسِ پیغمبر ہے تو محسبِ بیانِ مُصطفیٰ
 ہے ترا دیدار دیدارِ حبیبِ ذوالجلال
 تیری کرتے ہیں زیارت عاشقانِ مُصطفیٰ
 تو ہے بابِ مُصطفیٰ اور مُصطفیٰ ہے شہرِ علم
 بے ترے کیونکر ملے پھر آستانِ مُصطفیٰ
 کعبہ ربّ جہاں تیری ولادت گاہ ہے
 پاک اور طاہر ہے تو مثلِ ہاںِ مُصطفیٰ
 نورِ تیرا نورِ احمد۔ نورِ احمد۔ نورِ حق
 شانِ تیری شانِ حق ہی ہے شانِ مُصطفیٰ

بھر گیا سلم لدنی سینہ پر نور میں
 جبکہ تونے مہر میں چوسنی بانِ مصطفیٰ
 تجھ سے ائینِ ادب سیکھے ہیں اس نے قبل خلق
 کیوں نہ پھر روح القدس ہو پا بیانِ مصطفیٰ
 جس طرح خورشید تاباں سے منور ہے فلک
 اس طرح روشن ہے تجھ سے آسمانِ مصطفیٰ
 حامیِ ملت ہے تو اے خسروِ خیر شکن
 ہو گئے ممدومِ تجھ سے دشمنانِ مصطفیٰ
 دستِ خیر الورا پر سویا تو ہجرت کی شب
 خوف میں تو بن گیا دارالامانِ مصطفیٰ
 تیری تیغِ کفر کش اسلام کی پہلی بنا
 تیرا علم پاک ہے فیضِ لسانِ مصطفیٰ

اے وحیِ مصطفیٰ تو سابقِ اسلام ہے
 ذاتِ اقدس ہے تری جانِ جہانِ مصطفیٰ
 تیری شمشیرِ دو دم کی آبِ نصرت کیا کہوں
 جس سے ہے سر بہ زاب تک بوستانِ مصطفیٰ
 خندق و بدر و اُحد میں تُو تنہا لڑا
 تیرا دم گویا تھا اک فوجِ گرانِ مصطفیٰ
 چوم لیتی تھی پھر ہر نصرتِ پروردگار
 جب اٹھاتا تھا دعا میں تُو نشانِ مصطفیٰ
 کوثری کے کام دو ہیں ایک ہو سکیں آں
 ہے شنا خواں تیرا یہ اور بدنِ خوانِ مصطفیٰ

گیارہواں جام

شفاعت

جس دم دبایا مجھ کو گناہوں کے بارے
 میں شائع گنہ کو لگا پھر چکا رہے
 حق نے آکے مجھ کو سبکدوش کر دیا
 رحمت بڑی کی شائع روزِ ثنائے
 دیکھا بنا کے جب کہ محمد کا حسن و نور
 محبوب اپنا کر لیا پروردگار نے
 منکر عکیر کرنے لگے عذر و معذرت
 کس کا یہاں ہے نام یہ صاحبِ منزل نے

ہاں ہاں نکل گیا میرے مُنہ سے اُلی کا نام
 مشکل کی میری حل شدہ دُلدُل سوار نے
 دُنیا میں بے شمار خطابات آج تک
 شاہوں سے پائے بعض صفا و کبائے
 لیکن خطاب مجھ کو ملا سب سے خوب تر
 حسرت بڑی کی جس کی ہر اک شہر پائے
 زندہ خراب ساقی کوثر مجھے کہو
 بخشا ہے یہ خطاب شدہ ذوائف پائے
 ہے نام دِکُو رام تخلص ہے کوثری
 دیر و حرم کی سیر کی اس خاکسار نے

بارِ حواں جاگ

تسلیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی

بارہ امام، چار وہ معصوم، پنج تن
 پھر عشرۂ مبشرہ، اور چار یار بھی
 ان سب میں جو شریک ہو وہ ہے علیٰ حفظ
 سب سے جلد ہے اور ہے سب میں شام بھی
 ہجرت کی شب تھا بستر احمد پہ جو خواب
 اک شب میں جانشین بھی بنا جان سار بھی
 داماد بھی بنی گا وہ نفسِ نئی بھی ہے
 یہ مسئلہ ہے سہل بھی اور چپ دار بھی

مُشکل کشائے خلق ہے اور فاقہ کش ہے وہ
 بے اختیار بھی ہے وہ با اختیار بھی
 مکتا وہ زہد میں ہے شجاعت میں فہر ہے
 تسبیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی
 اللہ اکبر اُس مرے مولا کی شانِ پاک
 مزدور بھی ہے اور شہرِ دِلدار بھی
 حُبِ علی سے دِل ہے غنی فقرہ عُسری
 ہے کوثری غریب بھی اور مالدار بھی

رباعی

کیا پہنچا مسیحا جو فلک پر پہنچا
مقصود کو اپنے نہ سکتا پہنچا
اللہ غنی کوثری ایسا چالاک
گنگا سے جو پھسلا لب کوثر پہنچا

ہندو کی بخشش

محشر میں دی فرشتوں نے زداور کو یہ خبر
ہندو ہے ایک احمد مرسل کا مدح گر

ہے بہت پرست اگرچہ وہ لیکن بہ نعت و
 احمد کی نعت لکھتا ہے دنیا میں بیشتر
 ہے نام و نورام شخص ہے کوثری
 ہے جائیں اُس کو غلام یا جانب ہقرر
 سنتے ہی یہ ملائکہ سے اک انوکھی بات
 فرمایا ذوالجلال نے جنت ہے اُس کا گھر
 اللہ اکبر احمد مرسل کا یہ لحاظ
 کی حق نے لطف کی سب دنیا پر بھی نظر

ہندو وہی مگر ہوں شناخوان مصطفیٰ

ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا
 میں پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا

بونا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام
 کیا وجہ تجھ پہ شعلہ جو قابو نہ پاسکا
 کیا نام ہے تو کون ہے نہ ہیبت تیرا کیا
 حیراں ہوں میں عذاب جو تجھ تک جا رہا
 میں نے کہا کہ جائے تعجب فرما نہیں
 واقف نہیں تو میرے دل حق شہس کا
 ہندو بھی ۔ مگر ہوں شناسنا ان مہطنے
 اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آسکا
 ہے نام دُورِ رام تخلص ہے کوثری
 اب کیا کہوں بتا دیا ہو کچھ بتا سکا

جنت البقیع

کیا جنت البقیع کی شان رفیع ہے
 بُرج فلک ہر ایک مزارِ بقیع ہے
 چھپ جائے عرش جس میں وہ امن وسیع ہے
 بارہ مہینے یہ بہارِ ربیع ہے
 خلدِ نغم جہاں میں ہی ارضِ پاک ہے
 کحل البصر یہیں کی زمانے میں خاک ہے
 مدفون جو یہاں ہے وہ غم سے ہر سنگار
 دوزخ کا کچھ عذاب نہ مرقہ کا ہے فشار
 بر رخ کا ہے زمانہ یہاں موسمِ بہار
 جنت کے نور کا ہے اسی خاک پر قرار

اس سے دکان دُور ہے دُنیا کی
 سرحد ملی ہوئی ہے اسی سے بہشت کی
 ہے جنت البقیع کی جنت کو جستجو
 مٹی کے عطر میں بھی فسی ہے یہیں کی بو
 اس خاک پاک کی ہے دو عالم میں آبرو
 زمزم کو اس کی چاہ ہے کوثر کو آرزو
 ذرہ ہے آفتاب اسی ارض پاک کا
 صدق ہے یہ تمام بزرگوں کی خاک
 مٹی میں اس کی مٹی بزرگوں کی ہے
 حرمت ہے اس کی پیش خداوند ایہ
 مشتاق اس کے رہتے ہیں قدسی و
 اس کی ہول کے بھوکے ہیں خلدی و

پڑتی ہے اس پہ چشمِ اُملِ ہیرِ نل کی
 اس خاک میں مفاہے مئے سبیل کی
 ہے اس زمین کا پیشِ خدا مرتبہ بڑا
 لکھا ہے ایک کا فر صد سالہ ہومرا
 گزرا جنازہ پاس سے اُس شخصِ غیر کا
 خاکِ بقیع اُڑ کے کفن پر گری ذرا
 دوزخ میں خاکِ پاک کا جانا محال تھا
 کافر کا بارِ خلد بھی پاتا محال تھا
 کہتی تھی خاکِ پاک کہ ناجی تو ہو چکا
 کہتا تھا کفرے کے جہنم میں جاؤں گا
 کفر اور خاکِ پاک میں جھگڑا ہو یوں پڑا
 آخر خلد نے لطف سے زندہ کسے کیا

اُئی ندائے غیب کہ کیا تیج پڑ گیا
 کلمہ تو پڑھ کہ تیرا نصیب آج لڑ گیا
 کلمہ پڑھا نہی کا جو بخشش کی چاہ میں
 تخفیف ہو گئی وہیں جرم و گناہ میں
 مقبول ہو گیا وہ حضورِ الہی میں
 رستہ ملا بہشت کا دوزخ کی راہ میں
 اُس کو نہ پھر ہوا ہوئی دنیا ئے نشت کی
 مُند تے ہی آنکھ کھل گئی کھڑکی بہشت کی
 مرنے کے بعد کیا ہوا حق اُس پر نہریاں
 آئی بہار اُس کے چمن میں پس از خزاں
 ہے جنت البقیع کی رحمت یہ بے گماں
 ہاں جنت البقیع بھی جنت کا ہے نشان

یہ ارض پاک آفت دُنیائے پاک ہے
 کیونکہ نہ پاک ہو کہ بزرگوں کی خاک ہے
 ہے جنت البقیع بزرگوں کی یادگار
 ہیں اہل بیت پاک کے اکثر یہیں مزار
 قبر جناب فاطمہ زہرا کے میں نثار
 جس پر ہے اُس کے فضل و فضائل کا انحصار
 شامل ہو اس میں خاک ہر آلِ رسول کی
 اس واسطے خدا نے یہ حرمت قبول کی
 قبر حُسنِ یہیں ہے نہیں اس میں کچھ کلام
 زین العبا کا بعد قضا ہے یہیں قیام
 مدفون یہاں ہیں باقر و جعفر سے بھی امام
 کچھ اور بھی ہیں تربت سادات نیکنام

اصحابِ معظفے بھی یہاں دفنِ چند میں
 قبروں سے جن کی اس کے مراتب بلند ہیں
 کہتے ہیں سیدہ کا یہاں ہے جہاں مزار
 کرمی و عرش اُس کی فضیلت پہ ہیں نثار
 میدانِ حشر ہوگا اسی جا سے آشکار
 نیچے گاہاں پہ تختِ خداوندِ روزگار
 دربارِ ذوالجلال مقامِ بیق ہے
 کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے
 سب کچھ یہ فاطمہ کا تصدق ہے بے گماں
 ورنہ کبھی تھے اس پہ مزار یہودیاں
 قبرِ جنابِ فاطمہ کے چند میں نشان
 جن میں سے اس جگہ بھی علامت کچھ عیاں

اغلب یہی ہے قبر یہیں ہی بتوں کی
 یا پاس ہے رسول کے بیٹی رسول کی
 کیا نصبتہ الرسول کی شان جیل ہے
 بابا رسول پاک ہے دادا غلیل ہے
 عیسیٰ بھی ایک اُن کی شفا کا عیل ہے
 رکھ اعتقاد کیوں تجھے فکر دلیل ہے
 نورِ دل فلک در زہرائی خاک ہے
 پڑھتا درود اس پر خداوند پاک ہے
 تقطیع شعر میں تجھے ہر دم یہی ہو دھن
 مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
 شاہوں کے وصف و ذکر میں کھوتا ہر کو سخن
 ہاں آلِ مصطفیٰ کے مناقب ذرا تو سن

پایا وہ کس نے پایا جو پایہ بتوں نے
 فرمایا کس کو اُمّ ابیہا رسول نے
 حقا بہارِ بارغِ نبوت ہے فاطمہؑ
 زینتِ وہ مقامِ امامت ہے فاطمہؑ
 کوثر ہے جس کی کسر وہ کثرت ہے فاطمہؑ
 نقد بہائے خلعتِ وحدت ہے فاطمہؑ
 توحیدِ کردگار جنابِ بتوں ہے
 اصلِ فروع اور وہ فرعِ اصول ہے
 معصومہؑ ہے کہ حرمتِ توأبہ ہے فاطمہؑ
 دُنیا میں شاہزادی دُنیا ہے فاطمہؑ
 خاتونِ خلدِ مریمؑ کبرا ہے فاطمہؑ
 صدیقہؑ ہے بتوں ہے زہراؑ ہے فاطمہؑ

سب عورتوں میں ایسی فضیلت کسی کی ہے
 بیٹی بیٹی کی اور وہ زوجہ عی کی ہے
 اُمّ الحسن ہے مادرِ شبیر خوش شعار
 القصر وہ ہے جدہ ساداتِ باوقار
 کیا مجھ سے اب فضائل زہرا کا ہو شمار
 خوش جس سے فاطمہ ہے خوش اُس سے کردگار
 بندی بھی ہے خدا کی وہ نورِ خدا بھی ہے
 وہ اشرف النساء بھی ہے خیر النساء بھی ہے
 بابا ہے وہ کہ ختمِ رسل جس کا ہے لقب
 شوہرِ امام بہر دو سمل سید العرب
 بیٹے حسن حسین ہیں خادم ہیں جن کے سب
 جز کارِ خیر جن کو نہ دُنیا میں تھی طلب

شوہر سخی ہے خود بھی سخی ہی پس سخی
 وائے فاطمہ کا ہے سب گھر کا گھر سخی
 آئی ہے کس کو چادرِ تطہیر یہ کہو
 عفت کا ملک کس کی ہے جاگیر یہ کہو
 منظور حق کو کس کی ہے توقیر یہ کہو
 بیٹے ہیں کس کے شبیر و شبیر یہ کہو
 تکریم کس کی گھوٹیں جناب علیؑ نے کی
 تعظیم کس کی برسر منبر بنی نے کی
 لکھا ہے یہ کہ جمع تھے اصحابِ باوفا
 وحیِ خدا سناتے تھے منبر پر مصطفیٰ
 سن تین سال کا تھا جنابِ بتولؑ کا
 مسجد میں کھلتی ہوئی آئی وہ باصفا

بیٹی کو آپ دیکھ کے شاداں بٹھے ہوئے
 تعظیمِ فاطمہؑ کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے
 اصحاب نے جو دیکھا یہ اُلفت کا ماجرا
 کی عرض - یا نبیؐ ہمیں حیرت ہوئی سوا
 ابداع چھوڑ کر اَدبِ فاطمہؑ کیسا
 گبر و یہود طعن کریں گے - یہ برطا
 بے چین اس قدر ہے جو بچوں کے پیار میں
 تمنع کر سکے گا وہ کیسا روزگار میں
 یہ سُنکے دُر فشاں ہوئے یوں شاداں
 بیٹی سمجھ کے اپنی میں ہرگز اُٹھا نہیں
 توحید و الجلال ہے زُہراؑ یہ بالیقین
 وحدت کا پاس کرنا ہے اک فرضِ مسلمیں

توحید حق کا دل پر اثر شب بڑا ہوا
 احکام وحی چھوڑ کے میں اُٹھ کھڑا ہوا
 پیدا بزرگ ہوں گے وہ بطن بتوں سے
 دُنیا کو پاک صاف کریں گے جہوں سے
 ماہر وہ ہوں گے جملہ فروع و اصول سے
 کام اُن کو ہو گا دینِ خدا و رسول سے
 سر کو کٹائے دین کو قائم کریں گے وہ
 اور بھوکے پیاسے راہِ خدا میں گینگے وہ
 یہ رمزنِ سن کے ہو گئے اصحابِ مطمئن
 پڑھنے لگے درودِ جو ان اور سب مُسن
 کہتے تھے بار بار یہی تُو ر و انس و جن
 صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

یہ جس کی ہے ثنا وہ پھر دلیق ہے
 کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے
 ہو گا جو روزِ حشر زمانہ میں آشکار
 سب کو ملے گا حکمِ خداوندِ روزگار
 سب اپنی اپنی آنکھیں کریں بند ایکبار
 اٹھتی ہے اپنی قبر سے زہلے باوقار
 جب تک یہ بہشت میں پہنچے بقیع ہی
 کھولے : کوئی آنکھ شریف و دخیع ہی
 القمۃ اٹھ کے فاطمہ اپنے مزار سے
 یوں پھر کرے گی عرض وہ پڑدگا سے
 بہتر بقیع مجھ کو ہے باغ و بہار سے
 محفوظ یاں رہی ہوں عذابِ فشاں سے

چھوڑونگی میں اسکو مجھے اس سے پیار ہے
 آئندہ تو خدا ہے تجھے اختیار ہے
 فرمائے گا خدا تیری عرضی قبول کی
 بیٹی ہے تو ہمارے محمد رسول کی
 پھر حکم حق یہ ہو گا نہیں بات طول کی
 جنت ملے بقیع سے خاطر قبول کی
 تختہ ریاض خلد کا ارض بقیع ہے
 کیا جنت البقیع کی شان بقیع ہے

حال دل مسرور حصار اسلام
مسلم کو ہوا طور حصار اسلام
احمد سا ہوا اس کا مددگار و مدد
کس طرح ہو محصور حصار اسلام

شش جہت میں چم اسلام اہل رنگا پھر

کوئی دن میں دور دین منصفے آئے گا پھر
شش جہت میں پرچم اسلام اہل رنگا پھر
ملیت بیضا کی پھر پھینے گی ہر سوری
شعلہ ادیان کفر و شرک بجھ جائے گا پھر

مہدی آخر زماں فرمائیں گے آخر ظہور
 صورتِ دجال مُنہ کی ہر عد و کھائے گا پھر
 شرک پر توحید غالب یک بیک آجائیں گی
 کفر پر ایمان فتحِ آخری پائے گا پھر
 ہر طرف ہو جائے گا سارا اندھیرا کفر کا
 آفتابِ دینِ داوِ جلوہ دکھائے گا پھر
 ہر طرف امن و امان ہوگا جہاں میں کماں
 ظلم و طغیاں کا نشاناں فی الفور مٹ جائیگا پھر
 خلق میں خیر القروں کا پھر زمانہ آئے گا
 مطمئن ہر شخص ہوگا اور نہ گھبرائے گا پھر
 ظالموں کو مہدی آخر زماں دینگے سزا
 داوِ ہر مظلوم دے کس بیگیاں پائے گا پھر

پھری پھر کے پھریں پھروایا ہم کو کس قدر
کوٹری جی اس کے دم میں کون اب ایسا پھر

تیسرا اہوت

بجائی نے یہ فرمایا بالائے منبر
مسلمان۔ مسلمان کو بجائی بنائے
اہوت کا صیغہ پڑھے ہر مسلمان
کہ نفرت گھٹائے محبت بڑھائے
مسلمان یوں تو ہیں آپس میں بجائی
یہ ہر اک اہوت کا صیغہ پڑھائے

اتوت کا صیغہ پڑھو تاکہ ہر اک
 بہشت بریں بعد مرنے کے پائے
 اگر ایک بھائی ہو دوسرے کے لائق
 اُسے دوسرا غلہ میں بے کے چلے
 اتوت میں ہیں سینکڑوں فائدے بس
 کہ باہم اتوت دونوں کو ملے
 یہ نکرِ نحاس بنے بھائی بھائی
 وہ اپنے ہوئے جو تھے پہلے پائے
 ابو بکرؓ بھائی عمرؓ کے بنے تھے
 ابو ذرؓ کے مسلمان بھائی کہلے
 بنے عبدالرحمان و عثمانؓ بھائی
 کہ مقدادؓ عمارؓ کو دل سے بھلے

غرض سب صحابہؓ نے پھر پیروی کی
 اخوت کے چرچے سنے اور سنائے
 نبیؐ نے بھی بھائی علیؓ کو بنا کر
 طریقے اخوت کے سب کو بتائے

بنو بھائی بھائی مسلمانو! تم بھی
 محبت کا تم کو مزا تا کہ آئے
 اخوت میں اسلام کی ہے ترقی
 اخوت جہنم سے بے شک بچائے
 رکھو یاد رسم اخوت نبیؐ کی
 بھوٹے سے کوئی بھی بھوٹے بھلائے

رکھو یا دھو دے یہی کٹری کا
مسلمان مسلمان کو بھائی بنائے

قوتِ ایمان

تھا کوئی اسلامیوں میں ایک شاہِ حق شناس
پڑھ کر اس پر کئے دشمنِ بشارتِ بے قیاس
لشکرِ اسلام کم تھا لشکرِ اعدا کثیر
فتح و نصرت کی بظاہر مہمتوں کو تھی نہ آس
مشورہ باہم یہی ارکانِ دولت نے کیا
اب اطاعت کے سوا کوئی نہیں تدبیر اس

سُنکے جاسو سوئے اہل کیں کا سامانِ حرب
غاثریانِ دیں کے دل پر چھا گیا الٰہِ بریاس

شاہِ نصرت کا مہ نے بیدل جو دیکھا فوج کو
شہر سے نکلا بدل کر وہ فقیرانہ لباس
دل میں کہتا تھا کہ دیکھیں کس قدر مسکوک ہے
آج کل آپس میں قومِ اشرفِ مخلوقِ ماس
امتحانِ قوم جو منظور تھا ازراہِ درد
ایک قریہ میں گیا پہننے ہوئے سلطانِ پلاس
اہلِ عالم پر تھا عالمِ خواب کا چھایا ہوا
وقتِ آدمی رات کا تھا اور نہ تھا اُداس

دس کے دستک ایک پر وہ شہیدِ بخت
یوں پکارا کھولے دروازہ لے کر وہ اس
لے انی لے صاحبِ خانہ ہو تم پر صد سلام
آئیے باہر مری کچھ آپ سے پہنچاں

صاحبِ خانہ زبیں تھا صاحبِ ایمان دین
تھا مسلمان اور اُس کو قومِ مسلم کا تھا پاس
دھنڑو شمشیر و اسب و زیور و نقد و طعام
الغرض سب کچھ وہ لیکر آیا جو تھا اُس کے پاس
اُس کی زوجہ بھی چلی شوہر کے پیچھے اس طرح
تھا چراغِ ایک ہاتھ میں اور دوسریں تھا گلاس

ہو گیا مبہوت سلطان دیکھ کر یہ ماجرا
 رہ گیا بس دم بخود اور اڑ گئے ہوش فہواس
 کچھ نہ آیا جب سمجھ میں یو لا سلطان آکھی
 ہے مجھے تیرے ارادے پر سفر کا التباس

گھر کے مالک نے کہا تو نے صدا مجھ کو جودی
 تیرے نطق گفشاں ہو آئی بارغ دیں کی ہیں
 ہے کوئی مرد مسلمان گردش گردن سے تنگ
 تیرے لہز گفت گو سے یہ کیا میں نے قیاس
 تیرے بے وقت آنے کو سہما میں لہر امتیاج
 اس لئے لایا ہوں میں سامان حفظ و احتباس

ہے یہی قرآن و ملت ہے یہی ایمان دیں
 کام آئے بھائی کے بھائی بوقتِ پنجویں
 تجھ کو زندگی ہے اگر حاجت تو حاضر ہے یہ نقد
 ہے اگر عریانی تن۔ تجھ کو بنوادوں لباس
 بھوک سے تکلیف ہو تو حاضر حاضر ہے یہ
 چھپے پانی بھی اسے بھائی اگر غالب ہو پیاں
 ہے تجھ سے اگر رحمت تو پھر ہے آج سے
 میری بیٹی تیری زوہرہ میری زوہرہ میری
 درپے آزار کوئی ہے تو لے کے لے کر دیش
 تیرے دشمن سے لڑوں میں سے خطر میں
 دیکھ کر اس کی اخوت شہ نے دل میں کہا
 ہے ابھی اقبال باقی کچھ نہیں خوف و ہراس

کھول کر دل دشمنوں سے پھر لڑا وہ تاجدار
فتح پا کر رات دن کرتا رہا شکر و سپاس
غازیوں نے کی صفائی دشمنوں کی اس طرح
کوثری بھوکے مویشی جس طرح چرتا تھا

دل سے خطاب

اے دل تا باقیبت اندیش مستی تو نہ کر
چند روزہ زندگی ہے زُعمِ بہتی تو نہ کر
تیرے بھی پھر جائینگے دن ایک دن اے ہوشمند
کام کر کچھ اور فکر اوجِ وستی تو نہ کر

جب کہیں کرنے لگا تو بہ تو ساقی نے کہا
 ترکِ زندگی سے شرابِ نابِ سستی تو نہ کر
 کوثری حد سے نہ بڑھ حبِ رسول اللہ میں
 بت پرستی چھوڑ کر آدم پرستی تو نہ کر

قطعہ لاجواب

اک شخص نے علیؑ دلی سے یہ عرض کی
 اے نائبِ رسولِ خدا دامِ قلبِ تکم
 بوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں چین تھا
 عثمانؓ کے بھی عہد میں لبریز تھا یہ خم

کیوں آپ ہی کے دور میں جھگڑا میرا پڑ گئے
 میری تو عقل ہو گئی اس مسئلہ میں گم
 کہنے لگے ہے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات
 اُن کے مشیر ہم تھے ہمارے مشیر تم

آسانی اسلام

مشہور مصطفیٰ کا مؤذن بلالؓ تھا
 جس کو اذان دینے میں حاصل کمال تھا
 لیکن ادا وہ شین کو کرتا تو کس طرح
 اہل حبش سے لجن عرب کا محال تھا

تنہی زبان سے شین کو کہتا تھا سین وہ
 گویا کلیم عسروہ نکنت مقال تھا
 کرتے تھے روز اہل عرب نکتہ چینیاں
 جن کو بلالؓ سُنکے حزین تھا نڈھال تھا
 فرمایا ایک روز یہ اُمّی خطاب نے
 جو جامع صفات و ہمایوں خصال تھا
 منظور اسعہد ہی ہے ہم کو بلالؓ کا
 یہ سُننے ہی بلالؓ کا زائل ملال تھا
 اسلام کی سہولت و وسعت پہ فور کر
 کیا لطفِ مصطفیٰ کریم ذوالجلال تھا
 احکامِ شریع پاک گوارا تھے اسقد
 شیدا ہر ایک غیر بھی ہر ماہ و سال تھا

دین بنی تھا سہل پہ دشوار کر دیا
وہ دفتر خیال ہے جو ایک خال تھا
اہل غرض نے اس کو بڑھا کر گھٹا دیا
جس دیں میں کو شری بخدا اعتدال تھا

بشارت انجیل حضرت حسان اللہ قدس سرہ کا حکام عالی مرتبہ پر مدعی و نور امام شریف
مرحوم کو شری۔ اس کتاب کے میں ہے کہ میں۔ حضرت ابراہیم
میں معصوم محمد بن سلفا بنی مقدس سے حضرت مولا علی کی ولادت با سعادت کا
نفس ذکر کیا ہے۔ شری سے نیکو نام آفرین تمام حالات زندہ کی اور بیت انبیاء کی بشارتیں
نبایت محمدہ نظم میں درج ہیں۔ حضرت روح علی اور انبیاء میں حضرت مولا علی سر فدا کے
کاہل و احوال کا انبیاء علیہم السلام سے مراد ذکر کیا ہے۔ نیز آپ کے زہد و رافت
مجاہد النوا اعزلی و عزوات کے عالی شان کا فلسفے شہادت کا واقعہ باطلہ نبایت
الساک جہاں گلدستہ نظم کے پرانے میں درج ہیں۔ حضرت سونم حضرت عباس علیہ السلام کا واقعہ
شہادت حادثہ ذکر کیا ہے۔ شری کی طرز میں نبایت رقت، انجیر و درو انجیر ذکر
ہے۔ نیز سوانح حیات درج ہیں۔ قیمت ۸

جلد کا پتہ
تاجوا اللہ بن جعفر بن شامہ جیلانی منہ جعفر بن بابک جعفر بن شری بن علی بن ابی طالب

جعفریہ ایک نجی - کی نادر و نایاب کتب

مجموعہ کلام املیت علیہ السلام شعر کلام

مولفہ مرتبہ محمد باشم علی شاہ صاحب جیلانی مؤلف شاہی جہتہری لاہور میں منعقدین و درویشوں کے بزرگان دین و شعرا و کرام کے ملبوسہ اور نیز ملبوسہ کلام در شان محمد و آل محمد کے حق کے لئے ہیں۔ کتاب کیا ہے۔ موشن کیلئے قطعہ جلا و ہماں تہ۔ بالخصوص زاکرین حضرت بلخہ حضرت۔ ہر صفو گدتر نور علی نور ہے۔ جس کو قید شاہ صاحب نے بڑی محنت و مشقت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ شروع کلام توحید بار الہ اس کے بعد خوف و وسوسہ و کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر قرینہ جناب سے شروع کیا ہے۔ چنانچہ کہ جناب اعز الزمان علیہ السلام سے چاروں مصلوحتوں کی شان میں چیدہ چیدہ مناقب فقیدہ لکھیں۔ سلام با مباحات مختلف خوار کرام کے درجہ کئے ہیں۔ جن کو بڑی محنت اور زکریہ فرج کر کے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ فوراً طلب فرما کر ملاحظہ فرمادیں۔ مجھ و دو صفحہ سے زائد ہے۔ ۲۲۹-۲۳۰

نیت یہ صلوات و محصور لاکہ۔

نثران اور حسین علیہ السلام
مصنفہ شاعر مشہور و معروف، معروفی زمان
حسان اللہند قادر الکلام عالی جناب جویدری
پورام کوثری مرحوم جید آبادکن اس کتاب میں قرآن شریف اور سید الشہداء ائمہ عین
علیہ السلام کے مناقب و شائستگی اور مناقب و عبادت کا تذکرہ ہے۔ جو بالکل نیا مضمون
ہے۔ جسکو آج تک کسی شاعر نے رشہ و نظم میں منسلک نہیں کیا۔ آخر میں نقیب بہایت و دریا گز
رفت انگریز مرثیہ کے طور پر سبط المروکئی و ابیہ بتول کی شان میں ہدیہ ناظرین کی گئی ہیں۔

نرض کہ یہ کتب متبرک اور مقدس چیز ہے۔ قیمت صرف ۵ ر



